ہے، مجھے یقین ہے کہ مخالف کیسا ہی ہو بہرحال اس کے ساتھ استہزا اور تمسخر کا معاملہ کرنا غیر اسلامی اور غیر شریفانہ فعل ہے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں مولانا شاہد فاخری الہ آبادی کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم دائرۂ اجملیہ الہ آباد کے سجادہ نشین، خلافت تحریک کے عظیم قائد اور شعلہ بیان مقرر مولانا فاخر الہ آبادی کے خلف الرشید اور ان کی روایات وخصوصیات کے بدرجۂ اتم حامل تھے، چنانچہ انھوں نے بھی ساری عمر آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد کی قومی وملی تحریکات میں گذار دی۔ والد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح شعلہ بیان اور نہایت پرجوش خطیب تھے۔ آخر تک کانگریس اور جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ رہے اور اس سلسلہ میں قید وبند کے محن سے بھی دوچار ہوئے۔ ان کی زندگی سراپا ایثار وخلوص تھی۔ حق بات کہنے میں نہایت جری اور بیباک تھے۔ ان کا قومی اور ملی حلقوں میں بڑا احترام اور وقار تھا۔ آزادی کے بعد انھوں نے جس جرأت وجسارت سے مسلم کاز کی حمایت کی وہ ان کا طغرائے امتیاز تھا۔ پنڈت جواہرلال نہرو اور ان کے خاندان سے ان کے ذاتی اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ مگر پنڈت جی کے سامنے بھی وہ حق بات کہنے میں کبھی نہیں ہچکچائے جس کی وجہ سے پنڈت جی ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ (اللھم اغفر لہٗ وارحمہٗ۔

مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کا ابھی سفرنامۂ عراق ختم نہیں ہوا تھا کہ انھیں سعودیہ عربیہ کا سفر پیش آگیا۔ مکہ مکرمہ کے رابطۃ العالم اسلامی نے علماء اسلام کی ایک کانفرنس "موتمر رسالۃ المسجد" یعنی مسجد کے پیغام کی موتمر کے عنوان سے مکہ مکرمہ میں منعقد کی تھی۔ مفتی صاحب کو بھی اس میں شرکت کا دعوت نامہ ملا جسے انھوں نے منظور کرلیا۔ یہ کانفرنس ۲۰ ستمبر سے ۲۵ ستمبر اور حجاز مقدس کے قمری حساب سے ۱۵ رمضان المبارک